منشور محمدی

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم ۱۳۰۴ھ | اکتوبر ۱۸۸۶ء | جلد ۱۶

اشتہار رسالہ اخبار عشرہ وار بہ تردید مذاہب مسیوی و ہندو یہ سالانہ بحساب ۵ روپیہ مندرجہ منشور بنام مہتمم آنی پیلین

قطعۂ تاریخ

طبعزاد جناب منشی عبدالعزیز صاحب اعجاز دام عنایتہ - - - - - -

منشور محمدیت اخبار نفیس

مثلش نبود درین دور جہان

تثلیث از و بخاک پیوند شدہ

توحید از و بلند شد در دو جہان

آثار ضلال از و نہان گشت بخاک

اسرار کمال شد از و نیک عیان

تاریخ جدید سال اعجاز بگفت

منشور محمدی ست مطلوب جہان

۱۳۰۴ھ

بقیہ مضمون اثبات نبوت آنحضرت من خلیل الرحمان گفتگو

برین تقدیر ہم کہتے ہین کہ سورہ صف مین جو قول مسیح ہے اسمہ احمد لاریب مسیح نے بھی نام لیا ہوگا مگر انجیل نویس نے عبرانی ترجمہ مین ہری کلیوطاس جسکے معنے احمد کے ہین ترجمہ کر دیا اور اب بوجہ تعصب لفظ ہری کلیوطاس کا ترجمہ ہر زبان مین مترجمین نے جیسا کہ سمجھے لکھدیا جیسا کہ ظاہر ہے کہ پارا کلت و پارا کلیط و سفزی و فارقلیط و وکیل و تسلی دینے والا ترجمہ اسکا موجود ہے چونکہ اسم کا ترجمہ بوجہ علم کے کسی زبان مین کرنا درست نہین کیا وجہ کہ جملہ نام انبیاء کے بائبل مین بجنسہ موجود ہین اور اسی نام کا ترجمہ بار بار مترجم نے اسی طور پر کیا پس یہ امر اسپر دال ہے کہ بیشک و شبہ لفظ احمد کو مسیح نے ارشاد فرمایا تھا متعصبون نے واسطے اخفا کرنے اس شریف کے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ترجمہ کر دیا اے میرے پیارے مجیب ذرا غور کرو کہ کسطرح پر بطرز جلی نام نامی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت کا موجود ہے چشم حق بین سے پردۂ غفلت کو اٹھا کر دیکھو اور انصاف کرو یا انصاف

اور ہٹ دھرمی کو چھوڑو خدا کو کیا منہ دیکھاؤ گے

جواب عیسائی اب ہم کہتے ہین کہ علم کا ترجمہ نہین ہوتا انکے مولوی عبداللہ صاحب نے رسالہ تحقیق فارقلیط مین تو لکھا ہے کہ احمد کا ترجمہ فارقلیط ہے آپ کسطرح فرماتے ہین کہ علم کا ترجمہ نہین ہوتا

جواب رقم مولوی عبداللہ صاحب نے رسالہ دفع الاغالیط فی تحقیق فارقلیط مین قولِ محققین عما نصاریٰ لکھا ہے دیکھو صفحہ اول رسالہ مذکور۔ سیل صاحب تفسیر سورہ صف مین لکھتے ہین کہ محمد کا نام احمد اس لئے کہا گیا کہ اونکا نام احمد بھی تھا اور دونو نام ایک ہی مادہ سے مشتق اور قریب قریب ایک ہی معنے کے ہین شارحین فارس اسبات کی تائید مین حضرت عیسیٰ کے اس قول کو نقل کرتے ہین (مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور پارا قلیط آویگا) علمائے اسلام عموماً بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ فارقلیط سے جیساکہ وہ لوگ اس لفظ کو بگاڑ کر بولتے ہین بمعنی احمد کہتے ہین مراد اس سے انکے پیغمبر ہین نہ دوسرا کوئی شخص۔ اے مجیب صاحب یہکونسے ہین یہ تو مولوی صاحب کا ہین ہے دروغ گوئی سے توبہ کرو دیکھو یہ وہ برکت ہے جسکا وعدہ ابراہیم سے خدا نے کیا تھا اوسکا ظہور زمانہ اخیر مین بنی اسمٰعیل مین ہوا کیا وجہ ہے کہ جو وعدہ برکت بابت اسحاق کے کیا جاوے اوسکی معنی نبوت کیلئے جاوین اور جو وعدہ برکت بابت اسمٰعیل کے ہو اوس سے صرف سردار مراد لیجاوے اور نبوت غایب صرف زبانی جمع خرچ ہم کہتے ہین کہ اگر وعدہ برکت اسحاق سے مراد نبوت ہے تو وعدہ برکت اسمٰعیل سے بھی مراد نبوت ہے اور اگر وعدہ برکت اسمٰعیل سے مراد سردار ہے تو اسحاق سے مراد بادشاہت ملک جیساکہ کتاب پیدائش سے ثابت ہے واضح ہو کہ یہہ دونو قول خدا کے ہین انمین تفریق کرنا ملحدون کا کام ہے انصاف سے بہت بعید دیکھو کتاب پیدائش ۱۶-۱۰-۱۲ بابت اسمٰعیل کے وعدہ برکت موجود ہے اور ۱۷-۱۵ و ۱۶ مین بابت اسحاق کے

جواب عیسائی اب وقت نہین ہامین بروز یکشنبہ اگر پھر اسی مقام سے گفتگو شروع کرو تو اسوقت معاف فرمائیے۔ جلسہ برخواست ہوا

جلسہ ثالث واقع ۱۵ اگست

بروز یکشنبہ ۵ بجے دنکی گفتگو شروع ہوی مجیب نے راقم کیجانب مخاطب ہوکر کہا کہ آپ نے جلسہ گذشتہ مین فرمایا تھا کہ وعدہ برکت اسمٰعیل اور اسحاق دونو کی بابت خدا نے فرمایا ہے اور وہ مقامات کتاب پیدائش مین موجود ہین کیا وجہ کہ اسحاق سے جو وعدہ برکت ہے اوسکے معنے نبوت کے لئے جاوین اور جو وعدہ برکت اسمٰعیل سے ہی اوسکے معنے نبوت سے نہ لئے جاوین ضرور ہے کہ برکت اسمٰعیل سے بھی مراد نبوت ہے جسکا اظہار ہمارے ہی آخر الزمان کی ذات پاک سے ہوا۔ آپ مہربانی فرماکر تردد مقام برکت کتاب پیدائش سے بزہ سامعین کو سنا دیجئے۔

جواب رقم اس وقت کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مجیب کے مزاج مین تعصب نہین ہے

یقین ہے کہ ہماری گفتگو اور دلائل کو انصاف سے
سنین اور سمجھین گے دیکھو کتاب پیدائش ۱۶-۱۰
و ۱۲- کا یہ مضمون ہے (خدا کے فرشتے نے
اوسے کہا کہ مین تیری اولاد کو بڑہاؤنگا کہ وہ
کثرت سے فرشتے نے اوسے کہا تو حاملہ ہے اور ایک
بیٹا جنیگی اوسکا نام اسمعیل رکہنا کہ خدا نے تیرا دکھ
سُنلیا وہ ایک وحشی آدمی ہوگا اوسکے ہاتھ
سب کے اور سب کے ہاتھ اوس سے برخلاف ہونگے)
اس مقام پر خدا نے وعدہ بابت اسمعیل کے جناب
ہاجرہ سے فرمایا ہے اور ۱۷-۲۰ مین لفظ برکت
موجود ہے (اور اسمعیل کے حق مین مین نے
تیری سنی دیکھ مین اسی برکت دونگا اور اوسے
برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اوس سے
بارہ سردار پیدا ہون گے اور مین اوس سے
بڑی قوم بناؤنگا) یہہ وعدہ ابراہیم سے
خدا نے کیا۔ اور بابت اسحاق کے وعدہ برکت
۱۷-۱۶- و ۱۹ مین ہے (اور مین اُسے برکت دونگا
اور اوس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا یقینا مین
اُسے برکت دونگا کہ وہ قومون کی ماہوگی اور
ملکون کی بادشاہ اوس سے پیدا ہون گے ۱۹ تب
خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سرہ تیرے
لئے ایک بیٹا جنیگی تو اسکا نام اسحاق رکہنا اور
مین اوس سے اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے
اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا) جائے
انصاف ہے کہ بابت اسمعیل کے خدا نے ہاجرہ اور

ابراہیم علیہم السلام دونو سے عہد کیا کہ مین اوسکی
اولاد کو اسقدر بڑہاؤنگا کہ وہ گنی نجاوینگی اور اوس سے
بارہ سردار پیدا ہون گے اور اوسکے ہاتھ سب سے
اور سب کے ہاتھ اوس برخلاف ہونگے جسکا مطلب
یہہ کہ اوسکی شریعت شریعتون کے برخلاف ہوگی اور
بارہ سردار سے اشارہ طرف بارہ امام جو امت
محمدیہ مرحومہ کے سردار مین اور یہہ اظہار قبولیت
اوس دعا کا ہے جو اسی باب کے ۱۸ اور اس مین ہے
(اور ابراہیم نے خدا سے کہا کہ کاش کے اسمعیل تیرے
حضور جیتا رہے) چنانچہ اس دعا کا ذکر سورۂ بقر
مین بایں عبارت موجود ہے دیکھو رکوع ۱۴
واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا
تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۰ ربنا واجعلنا
مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا
مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم
ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایتک
ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت
العزیز الحکیم۔ واضح ہو کہ اس عبارت قرآنی سے
چند بشارات کا اظہار ہے بعد دعا ابراہیمی ہے بابت
بیت اللہ اور در باب اسمعیل اور حج اور پیدا ہونے ایک
رسول کی انمین سے جسکی صفت یہہ ہو کہ وہ پڑہے بلا
پڑہائے آیات خدا اور علم ہو اوسکو کتاب کا اور نام
اوسکا محمد ہو کیونکہ لفظ یزکیہم کے عدد بحساب ابجد
۹۲ ہین جو عدد کہ لفظ محمد کے ہین اور بابت اسحاق
کے یہہ ہے (کہ وہ قومون کی ماہوگی اور ملکون کے

بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے اور مین اوسے اور
اسکے بعد اسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے
کرونگا) کچھ ثبوت کا ذکر نہین واضح ہو کہ بادشاہ
مطیع ہوتا ہے کلین یعنے امام کا جسکو سردار کہتے
ہین دلیل یہہ کہ انجیل یوحنا ۱۴-۱۶ مین لفظ سردار
موجود ہے جسکی اطاعت کے واسطے مسیح نے بھی
اجازت فرمائی ہے اگر یہہ کہو کہ بابت اسحاق کی خدا
نے ابراہیم سے کہا ہے کہ تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی
اسواسطے ہم اوس برکت کو اسحاق کی نسل کی بابت
سمجھے ہین تو بطور حفظ ما تقدم کہتا ہون کہ اوسی مقام
پر جہان یہہ عبارت تحریر ہے یہہ بھی کہتا ہے (اسمٰعیل
سے بھی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بھی تیری
نسل ہے دیکھو پیدائش ۲۱-۱۳) یہی وجہ ہے کہ
ملک کنعان جسکا وعدہ ابراہیم سے باین الفاظ ہے
(مین تجھکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام
ملک جسمین تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے
لئے مالک ہو پیدائش ۱۷-۸) اگرچہ وعدہ خاص
بابت اولاد اسحاق کے تہا تو کیا وجہ کہ نسل اسحاق
ملک مصر سے بعد چار سو تیس برس کے خارج کیگئی
دیکھو خروج ۱۲-۴۰ کو (اور بنے اسرائیل کی جو مصر
کے باشندے تھے بود و باش چار سو تیس برس
تک تھی) اگر یہہ کہو کہ اس عبارت مین مصر کا ذکر ہے
کنعان کا نہین اسکو بھی سن لیجئے کہ خروج ۱۳-
۵ مین ہے (اور یہہ ہوگا کہ جب خداوند تجھے کنعانیون
اور حیتیون اور اموریون اور حویون اور یبوسیون

کی زمین مین لاوے) ظاہر ہے کہ دوبارہ کنعان
مین آنے کی خبر دی جو کنعان سے نکلنے کا ثبوت
کامل ہے۔ ظاہر ہے کہ قول خدا باطل نہین ہوسکتا۔
اسواسطے ہم کہتے ہین کہ بنی اسمٰعیل سے نسل ابراہیم مین
جو آج تک ملک مصر و کنعان وغیرہ کے مالک ہین
اور یہی شہادت اوس وعدہ برکت کا ہے مجیب کو
لازم ہے کہ دلائل پیش کرے وہ اچھی طرح سمجھ کے
منصفانہ جواب دے اور حجت بیجا سے دست بردار
ہو **جواب عیسائی** جناب مولویصاحب نے
اس تقریر مین بہت کچھ گویائی کو کام فرمایا اور
بدانست خود اثبات پیغمبر اسلام کو بدلایل محکم ثابت
کیا اہل اسلام مولویصاحب کا بیان سنکر بہت
خوش ہوئے ہونگے۔ مگر مین کہتا ہون کہ توریت
کے مطلب کو مولویصاحب نے نہین سمجھا ہان مفہومات
عبارت کو بیان کیا الا معنی عہد کے یہہ نہین ہین بلکہ
معنے عہد کے نبوت کے ہین اور وہ نبوت اولاد
اسحاق مین ہے نہ اولاد اسمٰعیل مین کیونکہ کتاب
پیدائش ۱۷-۱۹ سے ظاہر ہے کہ یہہ خطاب طرف
عہد نبوت کے ہے کہ نبوت نسل ابراہیم مین یعنے
اولاد اسحاق مین ہوگی نہ نسل اسمٰعیل مین **جواب**
رقم سامعین انصاف کرین کہ عہد کے معنے
مجیب نے نبوت کے بیان کئے مین کہتا ہون کہ یہہ
معنے اور تاویل باطل ہے کیونکہ جب خدا نے خود عہد
کی شرح کر دی تو ہم تاویل تعصبانہ بمقابلہ شرح
خدا ہرگز تسلیم نکرین گے اور نکوئی ذیعقل صاحب تمیز

نوٹ۔ ہمارے مضمون کے جواب مین انسان کے کلام